Children 23/2/04

بے جا روک ٹوک بچوں کی شخصیت کو متاثر کرتی ہے

صوبیہ سردار جھنگ

اکثر والدین بچوں کی عادات اور طرز عمل سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے جب بچہ ان کے معیار کے مطابق کوئی کام نہیں کرتا تو وہ خواہ مخواہ بچے پر بگڑنا شروع ہو جاتے ہیں ایسے گرد و پیش میں بچے کو "مت کرو" جیسے الفاظ بارہا سننے پڑتے ہیں بچے کے مستقبل کو کامیاب بنانے کے خیال سے والدین یہ چاہتے ہیں کہ بچہ زیادہ سے زیادہ ہماری مرضی کے مطابق چلے لیکن بچہ ایک مکمل انسانی شخصیت رکھتا ہے اس کے فطری میلانات آزادی چاہتے ہیں اس کی رگوں، ہڈیوں اور پٹھوں کی نشو ونما تقاضا کرتی ہیں کہ وہ ہر وقت سرگرم رہیں اس کی دماغی اور ذہنی نشو ونما کیلئے ضرورت ہے کہ وہ متجسس رہے ہر نظر آنے والی چیز کو چھو سکے تجربہ کرے اور سیکھے لیکن بے جا روک ٹوک بچہ کی نشو ونما بلکہ شخصیت پر بھی برے اثرات مرتب کرتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جن بچوں کو زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے، روکا جاتا ہے وہ بچے دوسرے بچوں کی نسبت کمزور ہوتے ہیں۔ انہیں بھوک کم لگتی ہے اور نتیجتاً ان کا قد اور وزن بھی کم ہوتا ہے۔ ان کا ہاضمہ اور خوراک کا نظام بھی متاثر ہوتا ہے جس کے اثرات پورے جسم پر پڑتے ہیں۔ بچے بھی بڑوں کی طرح پریشانی اور بیزاری کا شکار ہوتے ہیں۔ جو بچے اپنے غصہ اور دوسرے جذبات کا اظہار نہیں کر پاتے ہیں وہ مختلف نفسیاتی مسائل سے دوچار ہو جاتے ہیں جیسے بار بار آنکھیں جھپکانا، انگوٹھا چوسنا، ناخن چبانا اور اپنی عمر سے چھوٹی حرکات کرنا شامل ہے۔ ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ بے جا روک ٹوک اور ڈر کے باعث مایوسی، تشویش اور پریشانی میں مبتلا ہو کر بچے ان عادات کو اپنا لیتے ہیں۔ اسی طرح ہکلاہٹ کوئی جسمانی یا عضویاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ بھی اس وقت ہوتا ہے جب بچہ ڈر اور جھجک محسوس کرتا ہے تو عموماً ہکلانے لگتا ہے۔ کئی بار پریشانی کے باعث کچھ بچے پیٹ درد، ٹانگ وغیرہ کی شکایت کرتے ہیں۔ یوں بلاوجہ والدین کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے نہ صرف یہ بلکہ دوران تعلیم ان کے تعلیمی نتائج پر منفی اثرات پڑتے ہیں اور وہ ذہنی سطح پر کمزور ہو جاتے ہیں اور ان میں مختلف خوف تقویت پا جاتے ہیں بعض اوقات والدین سلانے کیلئے ڈراؤنی کہانیاں سناتے ہیں جس سے اکثر بچے بستر گیلا کر دیتے ہیں کیونکہ 70 فیصد بچے ڈراؤنے خواب دیکھتے ہیں اور ڈرپوک ہوتے ہیں ایسا کرنے سے ان کے اعصاب اور بھی کمزور ہو جاتے ہیں جن سے ان میں جنوں بھوتوں کا خوف، اکیلے کمرے کا خوف اندھیرے کا خوف اور زندگی میں آگے جا کر ناکامی کا خوف ان کو گھیرے رکھتا ہے ایسے میں والدین اور بڑوں کا غصہ اور ڈانٹ ڈپٹ اس پر مستزاد ہوتا ہے تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ایسے بچے بڑے ہو کر چھوٹے اور معمولی خوف سے پیچھا نہیں چھڑا پاتے لاشعوری طور پر منفی خیالات کے زیر اثر رہتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض بچے بات بات پر روکنے سے چڑنے لگتے ہیں اور ضدی ہو جاتے ہیں یا ہر وقت کسی نہ کسی خواہش کے حصول کیلئے مطالبہ کرتے ہیں نہ ملنے پر منہ پھلا کر بیٹھ جاتے ہیں یا بحث کرتے ہیں درحقیقت بدلہ نہ لینے کی صورت میں اپنے سے چھوٹے بچوں کو مارتے ہیں اور جھگڑنے لگتے ہیں۔ مختلف تجربات سے ثابت ہوا ہے بعض بچے سزا سے بچنے کیلئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ عموماً 13 سے 19 سال کی عمر کے بچے بے جا روک ٹوک برداشت نہیں کرتے اور ان میں بغاوت کا جذبہ پروان چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کام سے منع کیا جائے وہ ضرور کرتے ہیں پابندیوں سے اختلاف کرتے ہیں دوسروں کو الزام دیتے رہتے ہیں ان میں مشاہدہ کرنے کی خواہش کم ہو جاتی ہے گفتگو میں کڑواپن آ جاتا ہے دوسروں کو ترقی کرتا دیکھ کر حسد کرنے لگتے ہیں۔ ایسے بچوں میں روکنے والے رشتوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے تنقیدی صلاحیت کی کمی کی وجہ سے دوسروں پر اعتبار کر کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ خصوصاً اس عمر میں مجرمانہ ذہنیت کی طرف مائل ہونے کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں